تصریحات

ہمارے ایک معزز معاصر نے شیخ الاسلام حضرت علامہ گوندلوی رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلے میں ایک تسامح کی طرف توجہ دلائی ہے جو بالکل بجا اور درست ہے۔ ہم چاہتے ہیں قارئین ترجمان بھی یہ نوٹ فرمالیں۔

احباب گوجرانوالہ نے حضرت حافظ محدث علیہ الرحمہ کا جو سوانحی خاکہ ارسال فرمایا ہے اس میں آپ کی عمر کے سلسلے میں لکھا ہے کہ آپ رمضان المبارک ۱۸۹۱ء میں گوندلانوالہ ضلع گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے اس سلسلے میں احباب کو غالباً تسامح ہوا ہے کیونکہ یہ تاریخ اس تاریخ سے مختلف ہے جو حضرت محدث گوندلوی رحمۃ اللہ علیہ کی عربی کتاب "تحفۃ الاخوان" کے شروع میں دیئے گئے حالاتِ زندگی میں درج ہے۔ یہ کتاب حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں (۱۹۶۷ء) میں شائع ہوئی تھی اور عربی میں ان کے یہ حالات حضرت مولانا محمد عطاء اللہ حنیف حفظہ اللہ کے تحریر کردہ ہیں جو حافظ صاحب کے فیض یافتگان میں سب سے زیادہ باخبر ہیں۔ چنانچہ "تحفۃ الاخوان" میں آپ کی تاریخ پیدائش جمعرات رمضان المبارک ۱۳۱۵ھ مطابق ۱۸۹۷ء لکھی ہے۔

اس لحاظ سے حضرت حافظ صاحب مرحوم و مغفور کی عمر رمضان ۱۳۱۵ھ تا رمضان ۱۴۰۵ھ پورے ۹۰ سال بنتی ہے جب کہ شمسی تقویم کے حساب سے ۱۳۱۵ھ کا رمضان ۱۸۹۸ء میں پڑتا ہے۔ لہٰذا شمسی سالوں کے حساب سے آپ کی عمر ستاسی سال بنتی ہے (اوپر ۱۸۹۷ء سہو کتابت معلوم ہوتا ہے)

رمضان المبارک کی خصوصیت پر راقم الحروف نے اپنے جذبات کا اظہار یوں کیا ہے۔

عمرِ محدث گوندلویؒ می باشد ہشتاد و ہفت
در رمضان مرگ و میلاد صائم آمد، صائم رفت

عالمِ اسلام کے عظیم مفکر ممتاز راہنما اور جمعیت اہلحدیث پاکستان کے ناظمِ اعلیٰ حضرت علامہ احسان الٰہی صاحب ظہیر نے موجودہ خشک سالی اور بد حالی کا پس منظر بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

یہ سب ہماری شامتِ اعمال کا نتیجہ ہے (روزنامہ جھنگ مختصراً)

ہم یہ نہیں کہتے کہ اس کے علاوہ اس کا اور کوئی سبب نہیں ہے، لیکن اور جو بھی اسباب دکھائی دیتے ہیں ہمارے نزدیک ان اسباب کا بھی ہم سے بیزار بیزار نظر آنا بلا وجہ نہیں ہے اس کا بھی بنیادی "سبب" "شامتِ اعمال ہی ہے جو کہ وسائل، ذرائع اور اسباب آپ کے خدام کی حیثیت سے تخلیق کئے گئے تھے۔ سوچنے کی بات ہے کہ وہ اب آپ کے باغی کیوں ہو رہے ہیں؟ بالآخر بات وہی کہنا پڑے گی جو علامہ محترم نے کہی ہے۔

قرآن حمید کا ارشاد ہے کہ ظلماتِ بحروبر سے نجات دینے والی جو ذاتِ کریم ہے وہی اس پر بھی قادر ہے کہ اوپر اور نیچے سے تمہارا قافیہ تنگ کر دے۔

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَن يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّن فَوْقِكُمْ أَوْ مِن تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ (پ الانعام ع)

(اے پیغمبر!) آپ ان سے کہہ دیں کہ وہی خدا اس پر (بھی) قادر ہے کہ تمہارے اوپر (کی طرف) سے یا تمہارے پاؤں تلے سے کوئی عذاب تمہارے لیے نکال کھڑا کرے۔

آسمان سے بارش کا نہ ہونا اور زمین کا کام نہ دینا، بھی عذاب کی ایک شکل ہے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ جو قوم کم ماپے گی اور کم تولے گی، اللہ تعالیٰ ان پر اپنی بارش روک لے گا۔

ماطفف قوم کیلا ولا بخسوا میزانا الا منعهم الله عزوجل القطر (طبرانی)

فرمایا جس قوم میں بدکاری عام ہو جائے گی اس میں موتیں زیادہ ہوں گی۔ جس قوم میں سود جڑ پکڑ جائے گا، انھیں پاگل اور دیوانے زیادہ ہوں گے۔ جس میں خونریزی کثرت سے ہوگی ان پر اللہ تعالیٰ ان کا دشمن مسلط کر دے گا جو قوم تبلیغ چھوڑ دے گی ان کے اعمال قبول نہیں ہوں گے نہ ہی ان کی دعا سنی جائے گی۔

ماظهر فی قوم الزنا الا ظهر فيهم الموت وما ظهر فی قوم الربا الا سلط الله عليهم الجنون ولا ظهر فی قوم القتل يقتل بعضهم بعضا الا سلط الله عليهم عدوهم . . . . وما ترك قوم الامر بالمعروف والنهی عن المنكر الالم ترفع اعمالهم ولم يسمع دعاؤهم (ابن ابی الدنیا)

برے لوگوں کی برائی کی نحوست کی لپیٹ میں بے گناہ انسان اور چرند پرند بھی آجاتے ہیں، امام ابن قیم فرماتے ہیں کہ ابن آدم کے گناہوں کی شامت سے انسان اور جانور ہلاک ہو ہو جاتے ہیں۔

یعود علیه شؤم ذنبه فیحترق هو وغیره بشؤم الذنوب والظلم (الجواب الکافی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، کا ارشاد ہے کہ ایک ظالم کی بے انصافی کی وجہ سے سرخاب تک اپنے آشیانہ میں مرجاتے ہیں۔

ان الحبارے لتموت فی وکرھا من ظلم الظالم (الجواب الکافی)

حضرت مجاہد کا ارشاد ہے کہ جس وقت باران رحمت رک جاتی ہے اور قحط سالی شروع ہو جاتی ہے تو نافرمان ابنِ آدم پر جانور لعنت کرتے ہیں۔ وہ جانور کہتے ہیں کہ یہ ساری مصیبت ابنِ آدم کے گناہوں کی شامت کا نتیجہ ہے۔

وقال مجاہد ان البھائم تلعن عصاۃ بن آدم اذا اشتدت السنۃ واسمک المطر وتقول بشوم معصیۃ ابن آدم (ایضاً)

حضرت عکرمہ کا ارشاد ہے کہ حشرات الارض، گبریلا اور بچھو تک بول اٹھتے ہیں کہ ابنِ آدم کی معصیت کی وجہ سے ہم بارش سے محروم ہو گئے ہیں۔ اس کی جو سزا ان کے لیے ہے وہ کافی نہیں ہو سکتی اسلیے پھر بے گناہ ان پر لعنت کرتے ہیں۔

قال عکرمۃ دواب الارض وھوامھا حتی الخنافس والعقارب یقولون منعنا القطر بذنوب بنی آدم فلا یکفیہ عقاب ذنبہ حتی یبوء بلعنۃ من لاذنب لہ (الجواب الکافی)

اگر توبہ کی جائے تو اب بھی رحمت کا دروازہ کھل سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کی زبانی فرمایا۔

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ٥ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ٥ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ٥ (پ ۲۹ سورہ نوح ع ۱)

تو میں نے ان سے کہا کہ اپنے رب سے استغفار کرو بیشک وہ تمہارے گناہ معاف کر دے گا (اور) تم پر (آسمان سے) موسلا دھار مینہ برسائے گا اور اولاد سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لیے باغ اگائے گا۔ اور تمہارے لیے نہریں جاری کرے گا۔

بہتر ہے کہ اب مسلمان بالخصوص توبہ کریں۔ اور اپنے گناہوں کی اللہ سے معافی مانگیں۔ اور وہ تمام معاصی اور گناہ چھوڑ دیئے جائیں۔ جن کی وجہ سے رحمت الٰہی رک جاتی ہے۔ خدا ناراض ہو جاتا ہے اور دوسری مخلوق لعنت کرتی ہے۔ اس کے بعد آپ دیکھیں گے کہ باران رحمت کا سلسلہ کس طرح شروع ہو جاتا ہے اور کتنی برکتیں ہمراہ لاتا ہے۔ نماز استسقاء کے لیے شہر سے باہر نکل کر گریہ زاری کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ سب نعمتیں واپس مل جائیں گی۔

ترجمان مئی ۱۹۸۵ء کے شمارے میں ہمارے ایک فاضل دوست کا مضمون " ایران میں شیعہ